بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
فون نمبر ۹۴
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
روزنامہ
الفضل ربوہ
یوم پنجشنبہ
ایڈیٹر روشن دین تنویر
The Daily
ALFAZL
RABWAH
قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے
جلد ۵۳/۱۸ | ۲۴ تبوک ۱۳۴۳ ہش، ۷ جمادی الاول ۱۳۸۴ھ، ۲۴ ستمبر ۱۹۶۴ء | نمبر ۲۲۲

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

ربوہ ۲۳ ستمبر بوقت ۸ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی رہی۔ اس وقت بھی طبیعت ٹھیک ہے۔ کل حضور نے ایک دوست کو شرف ملاقات بخشا۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولےٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے

آمین اللّٰھم آمین

اخبار احمدیہ

— محترم قائد صاحب عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ مطلع فرماتے ہیں کہ:۔

ضلع لائل پور کی مجالس انصار اللہ کا تربیتی اجتماع مورخہ ۲۶، ۲۷ ستمبر بروز ہفتہ و اتوار بمقام چک ۷۹ ر.ب گھسیٹ پور منعقد ہو رہا ہے۔ اس اجتماع میں شمولیت کے لئے مرکز سے علماء سلسلہ کے علاوہ محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر مجلس بھی تشریف لے جا رہے ہیں۔ انصار اللہ سے درخواست ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہو کر فائدہ اٹھائیں۔

نوٹ:۔ گھسیٹ پور لائل پور شہر سے صرف ۱۹ میل دور لائل پور شاہ کوٹ روڈ پر لب سڑک واقع ہے۔

— جنرل سیکرٹری صاحبہ لجنہ اماء اللہ راولپنڈی مطلع فرماتی ہیں کہ لجنہ اماء اللہ راولپنڈی کا سالانہ اجتماع انشاء اللہ تعالےٰ ۴ اکتوبر بروز اتوار صبح ۸ بجے سے شام ۴ بجے تک عیدگاہ واقع سیٹلائٹ ٹاؤن منعقد ہوگا ضلع راولپنڈی کی تمام ممبرات کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ اپنے اس اجتماع کو کامیاب بنانے کے لئے زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہونے کی کوشش کریں۔ دوسرے اضلاع کی لجنہ بھی اپنے نمائندے بھجوا کر حوصلہ افزائی فرمائیں۔ قیام و طعام کا انتظام مقامی لجنہ کے ذمہ ہوگا۔ اپنی تعداد اور آمد سے مطلع فرمائیں۔

— ربوہ ۲۳ ستمبر (۹½ بجے صبح)

یہاں آج صبح سات بجے کے بعد اچانک ابر گھر آیا، خاصی تیز آندھی بھی آئی اور نصف گھنٹہ کے قریب بارش بھی ہوئی۔ مطلع اس وقت بھی ابر آلود ہے۔ اور بوندا باندی ہو رہی ہے۔

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ایسا دل پیدا کرو جو غریب اور مسکین ہو اور بغیر چون و چرا کے حکموں کو ماننے والے ہو جاؤ

قرآن کریم کی تعلیموں کی طرف کان دھرو اور ان کے موافق اپنے تئیں بناؤ

"عزیزو! اس دنیا کی مجرد منطق ایک شیطان ہے اور اس دنیا کا خالی فلسفہ ایک ابلیس ہے جو ایمانی نور کو نہایت درجہ گھٹا دیتا ہے اور بے باکیاں پیدا کرتا ہے اور قریب قریب دہریت کے پہنچاتا ہے سو تم اس سے اپنے تئیں بچاؤ اور ایسا دل پیدا کرو جو غریب اور مسکین ہو اور بغیر چون و چرا کے حکموں کو ماننے والے ہو جاؤ جیسا کہ بچہ اپنی والدہ کی باتوں کو مانتا ہے۔ قرآن کریم کی تعلیمیں تقوےٰ کے اعلےٰ درجہ تک پہنچانا چاہتی ہیں ان کی طرف کان دھرو اور ان کے موافق اپنے تئیں بناؤ۔

قرآن شریف انجیل کی طرح تمہیں صرف یہ نہیں کہتا کہ نامحرم عورتوں کو یا ایسوں کو جو عورتوں کی طرح محل شہوت ہو سکتی ہیں شہوت کی نظر سے مت دیکھو بلکہ اس کی کامل تعلیم کا یہ منشاء ہے کہ تو بغیر ضرورت نامحرم کی طرف نظر مت اٹھا نہ شہوت سے اور نہ بغیر شہوت۔ بلکہ چاہیئے کہ تو آنکھیں بند کر کے اپنے تئیں ٹھوکر سے بچاوے تا تیری دلی پاکیزگی میں کچھ فرق نہ آوے۔ سو تم اپنے مولےٰ کے اس حکم کو خوب یاد رکھو اور آنکھوں کے زنا سے اپنے تئیں بچاؤ اور اس ذات کے غضب سے ڈرو جس کا غضب ایک دم میں ہلاک کر سکتا ہے۔ قرآن شریف یہ بھی فرماتا ہے کہ تو اپنے کان کو بھی نامحرم عورتوں کے ذکر سے بچا اور ایسا ہی ہر ایک ناجائز ذکر سے۔

مجھے اس وقت اس نصیحت کی حاجت نہیں کہ تم خون نہ کرو کیونکہ بجز نہایت شریر آدمی کے کون ناحق کے خون کی طرف قدم اٹھاتا ہے۔ مگر میں کہتا ہوں کہ ناانصافی پر ضد کر کے سچائی کا خون نہ کرو۔ حق کو قبول کر لو اگرچہ ایک بچہ سے، اور اگر ایک مخالف کی طرف سے حق پاؤ تو پھر فی الفور اپنی خشک منطق کو چھوڑ دو۔ سچ پر ٹھہر جاؤ اور سچی گواہی دو جیسا کہ اللہ جل شانہ فرماتا ہے اجتنبوا الرجس من الاوثان واجتنبوا قول الزور۔ یعنی بتوں کی پلیدی سے بچو اور جھوٹ سے بھی کہ وہ بت سے کم نہیں۔ جو چیز قبلہ حق سے تمہارا منہ پھیرتی ہے وہی تمہاری راہ میں بت ہے۔ سچی گواہی دو اگرچہ تمہارے باپوں یا بھائیوں یا دوستوں پر ہو۔ چاہیئے کہ کوئی عداوت بھی تمہیں انصاف سے مانع نہ ہو۔" (ازالہ اوہام صفحہ ۳۳۸)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۴۔ ستمبر ۱۹۶۷ء

صلیبی جنگ اب بھی جاری ہے

صلیبی جنگیں جو یورپ کے عیسائیوں نے مسلمانوں کے خلاف لڑیں تاریخ کا ایک بہت اہم واقعہ ہے۔ ان جنگوں میں عیسائیوں نے مکمل شکست کھائی۔ مسلمانوں کی تلوار نے مغربی اقوام کی تلوار کا مُنہ پھیر کر رکھ دیا۔

بے شک مسلمان بہادروں نے میدانِ جنگ میں یورپ کے عیسائیوں کو سخت شکست دی اور ایسی شکست دی کہ دنیا میں جس کی نظیر نہیں۔ ان جنگوں میں یورپ نے اپنی تمام جنگی طاقت اور قابلیت میدان میں جھونک دی تھی۔ ان جنگوں کا آغاز اسوقت کے ایک پوپ نے کیا تھا جو فرنچ نژاد تھا اور فرانس ہی میں اس نے صلیبی جنگوں کی بنیاد رکھی تھی اس نے ایسی تقریریں کیں کہ عیسائیوں کے دل میں آگ لگادی۔

ان جنگوں کا مقصد دراصل مسلمانوں کے قبضہ سے وہ علاقہ چھیننا تھا جہاں حضرت عیسیٰ علیہ السّلام نے کام کیا تھا اور جہاں وہ صلیب پر چڑھائے گئے تھے۔ اور جس قبر میں ان کو رکھا گیا تھا وہ بھی عیسائیوں کے نزدیک بڑی متبرک تھی۔ پوپ نے مقاماتِ مقدسہ کے حصول کی جو آگ بھڑکائی وہ اسی طرح تمام یورپ میں پھیل گئی جس طرح جنگلوں میں آگ پھیل جاتی ہے اور ہزاروں میل طویل و عریض جنگل یکدم شعلوں میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔

یورپ کا کوئی شہر کوئی گاؤں ایسا نہ تھا جہاں اس شعلہ کی لپیٹ نہ پہنچی ہو۔ لوگوں نے اپنی جائدادیں اونے پونے بیچ ڈالیں اور صلیبی جنگ بازوں میں شامل ہوگئے۔ امیر اور غریب ادنیٰ و اعلیٰ الغرض ہر پوزیشن کے اور یورپ کے ہر ملک کے اکثر من چلے لوگوں نے اپنے پیشے چھوڑ دئے۔ ملازمتیں ترک کر دیں اور کاروبار بند کر دئے۔ ہزاروں پادری جو پوپ کے ماتحت تھے تمام یورپ میں پھیل گئے انہوں نے تقریروں سے شعلوں کو اتنا بھڑکایا کہ اکثر لوگ دوسرے اشغال چھوڑ چھاڑ کر فوج در فوج مشرق کی طرف روانہ ہوگئے۔

ایک انگریز لکھتا ہے کہ لوگوں میں جوش اس قدر پھیل گیا تھا کہ ایسے جوش کی مثال تاریخ میں صرف مسلمانوں کے صدرِ اوّل میں ہی مل سکتی ہے۔

تقریروں میں اسلام اور بانیٔ اسلام علیہ الصّلوٰة والسّلام کی سخت توہین کی جاتی۔ اور یہاں تک کہا جاتا کہ جس مخالف مسیح کی آمد کا ذکر کیا گیا ہے وہ نعوذ باللہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہی تھے۔ قیامت کی آمد کی پیشگوئیاں تقریروں میں بیان کی جاتیں۔

الغرض صلیبی جنگیں دنیا کی تاریخ میں ایک انوکھا واقعہ ہے دو بڑے مذاہب اس طرح میدانِ جنگ میں کبھی نہیں ٹکرائے ہوں گے۔ جہاں تک تلوار کی جنگ کا تعلق ہے مسلمانوں نے صلیبیوں کو شکستِ فاش دی مگر عیسائی یورپ یہ شکست کھا کر گویا خوابِ غفلت سے جاگ اٹھا۔ ان جنگوں نے یورپ کی کایا ہی پلٹ کر رکھ دی۔ میدانِ جنگ میں شکست کھا کر وہ نچلا نہیں بیٹھا رہا بلکہ اس نے اپنی تمام تر توجہ دوسرے ذرائع سے مسلمانوں کو فتح کرنے کی طرف لگادی۔

ادھر مسلمانوں نے میدانِ جنگ میں تلوار سے یورپ کو شکست دے کر یہ سمجھ لیا کہ اب ان کے لئے کوئی کام کرنے کا باقی نہیں رہا۔ وہ نچنت ہو کر خانہ جنگیوں میں مصروف ہو گئے۔ اور بجائے علوم میں ترقی کرنے کے ایک دوسرے کی ٹانگیں کھینچنے میں لگ گئے۔ انہوں نے سمجھ لیا کہ یورپ میدانِ جنگ میں شکست کھا کر اب نہیں اُبھر سکے گا۔ مگر یورپ میدانِ جنگ میں شکست کھا کر صلیبی جنگوں کے داغ دھونے میں لگ گیا۔ اس نے آہستہ آہستہ مگر یقینی ثابت قدمی سے دوسرے ذرائع سے اپنے آپ کو بڑھانا شروع کر دیا۔ اس نے جہاز رانی میں اتنی ترقیاں کرلیں کہ وہ سمندر کی لہروں سے کھیلنے لگا۔ یہاں تک کہ پرتگالیوں نے افریقہ کے گرد ہو کر ہندوستان کا راستہ دریافت کر لیا۔ اور اس سے پہلے ہسپانیہ کے ایک جہاز ران نے امریکہ کو ازسرِنو دریافت کیا اور وہاں بستیاں بسانے کے لئے یورپ محو ہوگیا۔ پہلے ان سمندروں پر مسلمانوں ہی کی حکمرانی تھی مگر انہوں نے جہاز رانی میں ترقی کرنا چھوڑ دیا اور پرانی ڈگر پر ہی چلتے چلے گئے اس کے خلاف یورپینوں نے جہاز رانی کے نئے نئے اسلوب دریافت کئے اور سمندری سفر میں آسانیاں پیدا کرلیں یہاں تک کہ انہوں نے عرب جہاز رانوں کو سمندر میں بالکل شکست دیدی اور مسلمان اپنے ساحلوں کی طرف سمٹتے چلے گئے۔

یورپ نے اسلامی ممالک پر نئے طریقوں سے حملے شروع کر دئے اور یہ جنگ اگرچہ طور وطریق میں مختلف ہو گئی تاہم یہ صلیبی جنگوں ہی کی نئی صورت ہے یہ جنگ اب تک جاری ہے نئے طریقوں سے حملہ کرنے کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ یورپ ساری دنیا پر چھا گیا اور مسلمان چند خطوں میں سمٹ کر رہ گئے۔ مسلمانوں کے قبضہ سے دنیا کا معتدبہ حصہ نکل کر یورپ کے ہاتھوں میں چلا گیا اور ان علاقوں کے مسلمان یورپین اقوام کے غلام بن گئے۔ انڈونیشیا وغیرہ جزائر پر ہالینڈ نے قبضہ کر لیا۔ پرتگالیوں اور ہسپانیہ والوں نے افریقہ کے بڑے بڑے علاقے دبا لئے۔ فرانسیسیوں نے بحرِ ہند کے بڑے بڑے جزائر کے علاوہ ہند چینی وغیرہ ممالک پر غلبہ پا لیا اور انگریزوں نے برصغیر ہند میں اپنے قدم جمائے۔

آج اس جنگ میں اپنی صورت اور بھی بدل لی ہے۔ امریکہ اور یورپ اسلامی دنیا کو اقتصادی اور تہذیبی بیڑیوں میں جکڑ لینا چاہتے ہیں۔ آج تلوار کی جنگ ختم ہو گئی ہے اور قلم کی جنگ مختلف محاذوں سے لڑی جا رہی ہے۔ افسوس ہے کہ مسلمانوں نے ابھی تک تلوار کے حوالوں کو نہیں چھوڑا اور وہ جنگ کے موجودہ طریق کار سے عملاً غافل چلے آتے ہیں۔ گو اب کچھ کچھ محسوس ضرور کرنے لگے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ عملی طور پر مسلمان ابھی اس جنگ کی اہمیت سے بالکل ناواقف ہیں۔ اور وہ یورپ کے پھیلائے ہوئے جال میں پھنستے چلے جاتے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ آج حق و باطل کا معرکہ پوری وسعت کے ساتھ گرم ہو رہا ہے۔ باطل کے پاس تمام دُنیوی سامان ہے مگر حق صرف نہتّا ہی نہیں بلکہ اسکی فوج بھی منتشر ہے اور وہ اسی طرح خانہ جنگی میں مصروف ہے جس طرح وہ صلیبی جنگوں کے بعد سے چلی آتی ہے۔ مختلف فرقے ایک دوسرے پر کفر کے فتوے لگانے میں مصروف ہیں۔ تاہم وہ محسوس کر رہے ہیں کہ میدانِ جنگ میں وہ شکست کھا رہے ہیں مگر وہ اس شکست کو فتح میں تبدیل کرنے کیلئے کچھ بھی نہیں کر رہے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے کہ:

جاء الحق وزھق الباطل
ان الباطل کان زھوقا

اکثر مسلمان سمجھنے لگے ہیں کہ آج تلوار کی جنگ کا زمانہ نہیں بلکہ "قلم" کی جنگ کا زمانہ ہے مگر ہمارے دینی دانشمند ابھی تک پرانی لکیر کو پیٹتے چلے جاتے ہیں ؎

دل نے دنیا نئی بنا ڈالی
اور ہم کو ذرا خبر نہ ہوئی

افسوس تو یہ ہے کہ وہ اس بات کو بھی فراموش کر بیٹھے ہیں کہ حق و باطل کی جنگ وہ صرف الٰہی مدد سے ہی جیت سکتے ہیں حالانکہ روزانہ قرآن کریم میں پڑھتے ہیں انّا نحن نزلنا الذکر و انّا لہٗ لحافظون

رزقِ حلال

مکرم پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب ایم اے

اللہ تعالیٰ کی ایک صفت الرزاق ہے جس کے ماتحت اپنے بندوں کو رزق پہنچانے کے لئے اس نے بے شمار ذرائع اور وسائل پیدا کئے ہیں۔ اگر انسان عقل خداداد سے کام لے اور اللہ تعالیٰ کی نصرت کو بھی دعا کے ذریعہ سے حاصل کر لے۔ تو ان جائز وسائل سے فائدہ اٹھا کر کروڑ پتی بھی بن سکتا ہے۔ صحابہ کرام خصوصاً مہاجرین اکثر تجارت پیشہ تھے۔ بعض کے متعلق مشہور ہے کہ وہ مٹی کو بھی سونا بنا دیتے تھے۔ یہ اس امر کا نتیجہ تھا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زیر تربیت رہ کر انہوں نے یہ سبق سیکھ لیا تھا کہ

وَ یٰقَوْمِ اَوْفُوا الْمِکْیَالَ
وَ الْمِیْزَانَ بِالْقِسْطِ وَ لَا
تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْیَآءَھُمْ
وَ لَا تَعْثَوْا فِی الْاَرْضِ مُفْسِدِیْنَ
بَقِیَّتُ اللّٰہِ خَیْرٌ لَّکُمْ
اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ
(ھود: ۸۶، ۸۷)

(یعنی خدا کے ایک نبی شعیب علیہ السلام نے اپنی قوم کو نصیحت کی کہ) اے میری قوم! تم ناپ اور تول کو انصاف کے ساتھ پورا کیا کرو اور لوگوں کو ان کی چیزیں کم نہ دیا کرو۔ اور فسادی بن کر زمین میں خرابی مت پھیلاؤ۔ اگر تم (سچے) مومن ہو تو (یقین جانو کہ) اللہ تعالیٰ کا (تمہارے پاس) باقی چھوڑا ہوا مال ہی) یا تمہاری عقل خداداد (اور اس سے کام لے کر اپنی تجارتوں کو جائز رنگ میں ترقی دینا ہی) تمہارے لئے بہتر اور مبارک ہے۔ اسی طرح صحابہ کرام رض نے یہ سبق بھی پڑھا تھا کہ

وَ اْمُرْ اَھْلَکَ بِالصَّلٰوۃِ
وَ اصْطَبِرْ عَلَیْھَا۔ لَا نَسْئَلُکَ
رِزْقًا نَحْنُ نَرْزُقُکَ وَ الْعَاقِبَۃُ
لِلتَّقْوٰی (طٰہٰ ع ۸)
وَ رِزْقُ رَبِّکَ خَیْرٌ وَّ اَبْقٰی

(یعنی اے مخاطب جائز طریقوں سے) تیرے رب کا دیا ہوا رزق (ہی) اچھے نتائج پیدا کرنے والا۔ اور باقی رہنے والا ہے اور (اگر تو اپنی مشکلات کا حل چاہتا ہے تو بجائے مال حرام کمانے کے) تو اپنے متعلقین کو نماز (یعنی حقیقی شکل کے سچا تعلق پیدا کرنے) کی تاکید کرتا رہ اور تو خود بھی اس پر استقلال سے قائم رہ۔ ہم تجھ سے رزق نہیں مانگتے۔ بلکہ (ان ذرائع پر عمل کرنے کے نتیجہ میں) تجھے رزق دیں گے۔ اور (یاد رکھو کہ) انجام تقویٰ کا (ہی) اچھا ہوتا ہے۔

صحابہ کرام کے زمانہ کے بعد اسلام میں کچھ ایسے لوگ بھی پیدا ہو گئے تھے جن کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِھِمْ خَلْفٌ
اَضَاعُوا الصَّلٰوۃَ وَ اتَّبَعُوا
الشَّھَوٰتِ فَسَوْفَ یَلْقَوْنَ
غَیًّا (مریم رکوع ۴)

یعنی ان کے بعد ایسے ناخلف لوگ جانشین ہوئے جنہوں نے نماز (یعنی تعلق باللہ کی نعمت) کو ضائع کر دیا۔ اور وہ دنی ہوا و حرص کے پیچھے پڑ گئے۔ عنقریب یہ لوگ گمراہی (اور اس کے بھیانک انجام) سے دوچار ہوں گے۔

چنانچہ قرون ثلاثہ یعنی خیر القرون کے گزرنے کے بعد فیج اعوج کا زمانہ آ گیا۔ اور مسلمانوں کی وہی حالت ہو گئی جس کا مندرجہ بالا آیت کریمہ میں نقشہ کھینچا گیا ہے۔ حالت بد سے بدتر ہو گئی۔ یہاں تک کہ تیرھویں صدی ہجری کے آخیر میں قریب تھا کہ ہر لحاظ سے اسلام کا ہمیشہ کے لئے خاتمہ ہو جاتا کہ یکایک اللہ تعالیٰ کی رحمت۔ وعدوں کے مطابق جوش میں آئی آسمان کے دروازے کھل گئے اور مسیح محمدی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نزول ہو گیا اور آسمان سے ندا آئی کہ

یحی الدین ویقیم الشریعۃ

یعنی مت سمجھو کہ اسلام اب چند لمحوں کا مہمان ہے۔ ہمارا یہ بندہ اب دین کو نئے سرے سے زندہ کرے گا۔ اور شریعت کو قائم کرے گا۔

ہم لوگ جو جماعت احمدیہ کے افراد کہلاتے ہیں۔ اسی مقدس انسان کی طرف منسوب ہوتے ہیں۔ ہمارا فرض ہے کہ ہمارے معاشرہ میں بھی دین اسی طرح سے زندہ نظر آئے۔ جس طرح صحابہ کے زمانہ میں تھا اور ہم شریعت کے تمام احکام کا جوا بخوشی اپنی گردنوں پر اٹھائیں۔

اس مضمون میں چونکہ صرف رزق حلال کا ذکر مقصود ہے لہٰذا اس سلسلہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی دو احادیث کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں

یقول یا ربِّ ای ربِّ۔
ای ربِّ و مطعمہ حرامٌ
و مشربہ حرامٌ و قد غذی
بالحرام۔ فانّٰی یستجاب لہ

یعنی بعض اوقات کسی مصیبت کے وقت میں اگر ایک انسان اللہ تعالیٰ کے حضور گڑگڑاتا ہے اور کہتا ہے اے میرے رب۔ اے میرے رب۔ حالانکہ اس کا کھانا پینا اور غذا کے سب سامان مال حرام سے ہوتے ہیں۔ بھلا ایسے شخص کی دعا کیسے قبول ہو سکتی ہے؟

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مال حرام کھانے والوں پر اللہ تعالیٰ رحمت کے دروازے بند کر دیتا ہے۔ عموماً ان کی دعائیں رائیگاں جاتی ہیں۔ اور مصائب ثابت ہوتی ہیں تاوقتیکہ وہ سچے دل سے توبہ نہ کریں۔

اسی طرح ایک اور حدیث میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

العبادۃُ عشرۃُ اجزاءٍ
تسعۃٌ منھا فی طلب الحلال

یعنی اللہ تعالیٰ کی عبادت کے دس حصے ہیں ان میں نو حصے رزق حلال طلب کرنے میں ہیں۔ یعنی اگر کوئی شخص مال حرام کھاتا ہے۔ یعنی ایسا مال حاصل کرتا ہے جو ناجائز ہے تو عبادت کے لحاظ سے وہ $\frac{9}{10}$ حصہ بے دین ہے۔

اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ مال حرام کھانا کتنا بڑا گناہ ہے۔ یہ ایک ایسا گناہ ہے۔ جو ہماری دوسری عبادتوں کو بھی بری طرح ضائع کر دیتا ہے۔

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ مال حرام کی یا رزق حرام کی تعریف کیا ہے۔ سو جاننا چاہئیے کہ ہر وہ مال جس کا ہمیں قانونی۔ اخلاقی و شرعی حق نہیں پہنچتا۔ لیکن وہ ہم حاصل کر لیتے ہیں۔ وہ مال حرام ہے۔ خواہ وہ ناجائز تجارت، [illegible] چوری ڈاکے۔ رشوت وغبن کے ذریعہ سے حاصل ہو یا ملازمت میں اپنے فرائض سے غفلت کرنے کی وجہ سے ہو۔

ایک استاد جو تنخواہ تو پوری وصول کر لیتا ہے۔ بلکہ زائد کی خواہش رکھتا ہے لیکن پوری تیاری اور خوش اسلوبی سے اپنے طلباء کو نہیں پڑھاتا بلکہ انہیں صرف "ٹرخاتا" ہے۔ یا ڈیوٹی کے سلسلہ میں پابندیٔ اوقات اور نظام کے احکام کی پابندی نہیں کرتا۔ وہ جو تنخواہ لیتا ہے وہ رزق حلال نہیں ہو سکتی۔

رشوت وغبن۔ تجارتی ٹھگی۔ کم تولنا۔ ملاوٹ کرنا۔ مثلاً دودھ میں پانی ملاتا جھوٹ بول کر قیمت زیادہ وصول کرنا تو عام باتیں ہیں جو مال حرام اور رزق حرام کے موجبات ہیں

ہم لوگ مسیح محمدی علیہ السلام کے پیرو ہیں۔ جنہیں تقویٰ کی باریک راہوں پر چلنے کا حکم ہے۔ حضور علیہ السلام نظم لکھ رہے تھے کہ یہ مصرعہ لکھا

ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقا ہے

اس پر خدائے علیم و خبیر نے آسمان سے گرہ لگائی۔ اور دوسرا مصرعہ الہاماً نازل ہوا ؎

اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے

اگر ہم میں سے کوئی شخص قرض لے کر وقت پر ادا نہیں کرتا۔ اور اس مال سے فائدہ اٹھاتا چلا جاتا ہے۔ اور باوجود استطاعت کے واپسی کی از خود فکر نہیں کرتا وہ مال حرام کھاتا ہے۔

یونیورسٹی اور کالجوں اور سکولوں کے اساتذہ پرچے دیکھتے ہیں۔ انہیں اس کا معاوضہ ادا کیا جاتا ہے۔ گویا وہ دیانتداری کے کام کے عوض میں محنتانہ وصول کرتے ہیں۔ اور یہ کوئی جرم نہیں۔ ہمارے آقا سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم بھی مزدوری کرتے رہے ہیں۔ لیکن اگر چند فانی اور دنیوی تعلقات کی خاطر وہ اس دیانت داری میں فرق ڈال دیتے ہیں۔ فیل ہونے والے نالائق طلباء کو پاس کر دیتے ہیں۔ تو یقیناً جو بھی مزدوری یا معاوضہ وہ وصول کرتے ہیں۔ وہ مال حلال نہیں کہلا سکتا۔ ایسے لوگ اگر اللہ تعالیٰ کی عبودیت کے اعمال بجا لاتے ہیں۔ تو صرف اپنے اس گناہ سے ہی اس میں $\frac{9}{10}$ حصہ کھوٹ ملا لیتے ہیں۔ اور چند کوڑیوں کے لئے اشرفیاں لٹا دیتے ہیں۔

چند دوستوں یا رشتہ داروں کے بچوں کا سال بچانے کے لئے وہ اپنے خدا تعالیٰ کے احکام سے غداری کے مرتکب ہو جاتے ہیں۔ خاکسار راقم الحروف کا چونکہ خود شعبہ تعلیم سے ہی تعلق ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ سے عاجزانہ دعا کرتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان باریک بے ایمانیوں سے محض اپنے فضل سے محفوظ رکھے۔ اور اگر ہم میں سے کسی سے ماضی میں کوئی غلطی ہو چکی ہے تو اسے اپنی ستاری سے معاف فرمائے اور آئندہ کے لئے دیانت داری پر ہمیں ثابت قدم رکھے۔ آمین ثم آمین برحمتک یا ارحم الراحمین

ہمارے ملک میں بعض اور محکمے بھی ہیں جو خاص طور پر مال حرام کھانے اور رشوت ستانی میں مشہور ہیں۔ دعا ہی کرنی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے تمام ہم وطنوں کو اور خصوصاً ہماری جماعت کے احباب کو مال حرام کھانے سے بچائے۔ بعض لوگ کہہ دیا کرتے ہیں کہ ہم ایسے ماحول میں رہتے ہیں کہ ہمیں مجبوراً رشوت لینی پڑتی ہے۔ ورنہ ہم نکال دیئے جائیں۔

اول تو یہ بات ہی غلط ہے بفرض محال اگر درست بھی ہو تو پھر یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ ایسے مال کو اپنی ذات یا اپنے اہل و عیال پر خرچ کرنا قطعاً حرام ہے۔

ملازمت کرنے والے بعض دفعہ یہ سوال

کرتے ہیں کہ اپنے فرائض کو کما حقہٗ ادا کرنے کا معیار کیا ہے؟ اس سلسلہ میں یاد رکھنا چاہیئے کہ انسان کا اپنا نفس سب سے بڑا شیطان ہے جو اُسے تباہی کی طرف لے جاتا ہے اس لئے معیار وہی ہے جس کو افسرانِ بالا مقرر کریں۔ اگر انسان اس معیار پر پورا نہیں اتر سکتا تو اُسے دیانتداری سے اس بات کو افسران کے سامنے ظاہر کر دینا چاہیئے ورنہ نفسِ انسانی تو بُری سے بُری چیز کو بھی خوبصورت کر کے دکھلاتا ہے ؎

نفس کو مارو کہ اس جیسا کوئی دشمن نہیں
چپکے چپکے کرتا ہے پیدا یہ سامانِ دمار

(حضرت مسیح موعودؑ)

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ

وَكَذٰلِكَ زُيِّنَ لِلْمُسْرِفِيْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ۔

(یونس ۱۳)

یعنی حد سے بڑھ جانے والوں کو جو کچھ وہ کیا کرتے ہیں خوبصورت کر کے دکھلایا گیا ہے۔

بعض دفعہ عام دفاتر میں دیکھا جاتا ہے کہ ملازمین اپنی ڈیوٹی کے اوقات میں نجی اور ذاتی کاموں کے لئے گھنٹوں اپنی سیٹ سے بغیر باضابطہ رخصت کے غائب رہتے ہیں۔ اور ضرورتمندوں کو سخت تکلیف ہوتی ہے یا اپنی سیٹ پر تو بیٹھے ہیں مگر بجائے اس کے کہ تن دہی سے اپنے مفوضہ کام کو پورا کریں۔ اخبارات کا مطالعہ کرتے رہتے ہیں۔ یا گپیں ہانکتے رہتے ہیں اور کام کو Pending چھوڑتے چلے جاتے ہیں۔ یہ سب ناپسندیدہ باتیں ہیں اور بد دیانتیاں ہیں۔ ہمارے ملک میں اس قسم کی باتیں عام ہو رہی ہیں۔ حکومت کے کام کے نقصان کو تو نقصان تصوّر ہی نہیں کیا جاتا۔ ہاں جہاں تک تنخواہ و دیگر حقوق کے مطالبات کا تعلق ہے وہ بڑے شدّ و مد سے کئے جاتے ہیں۔ ہمارے احباب کو ان تمام امور میں عمدہ اسلامی نمونہ قائم کرنا چاہیئے کہ لوگ ہمیں دیکھ کر ہی احمدیت کی صداقت کے قائل ہو جائیں۔

معماروں اور ان کے مزدوروں کو دیکھا جاتا ہے کہ بعض دفعہ چند منٹ بچانے کے لئے شہتیروں اور کڑیوں کو ٹُک نہیں لگاتے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ دیمک چھت کو نقصان پہنچاتی ہے اور بعض اوقات انسانی جانیں اِس غفلت یا بے ایمانی کے نتیجہ میں ضائع ہو جاتی ہیں ایسے لوگ نہ صرف بد دیانت اور حرامخور ہوتے ہیں بلکہ انسانی جانوں کے قاتل بھی ہوتے ہیں اور خدا تعالیٰ کی لعنت کے مستحق ہوتے ہیں۔ اپنی قوم کو تباہ کرتے ہیں اور پھر ساتھ ہی خود بھی تباہ ہوتے ہیں۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ کوئی شخص حقیقی نیکی کے مقام کو حاصل نہیں کر سکتا جب تک کہ وہ اپنے ہر کام میں امانت و دیانت کا اعلیٰ نمونہ قائم کر کے نہیں دکھلاتا۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ۔

(سورۃ مومنون)

یعنی وہی مومن دنیا میں اور دین میں کامیابی کا منہ دیکھتے ہیں جو امانت داری اور ایفائے عہد کو مدِّنظر رکھتے ہیں۔

جہاں تک عہدوں اور وعدوں کی ایفاء کا تعلق ہے۔ سب سے اہم وہ عہد ہے جو ہم نے اللہ تعالیٰ اُس کے رسولؐ اس کے مسیح اور اس کے خلیفہ کے ساتھ باندھا ہے ہماری جماعت کے وصیت کرنے والے محض حصولِ رضاءِ الٰہی و حصولِ دار النعیم یا جنت الفردوس کیلئے ایک عہد باندھتے ہیں کہ ہم اسلام کے جُملہ احکام پر عمل کرنے کی پوری پوری کوشش کرنے کے علاوہ اشاعت و اعلائے کلمۂ اسلام کی خاطر اپنے اموال۔ آمدنیوں و جائدادوں کے کم از کم $\frac{1}{10}$ حصہ کی طوعی قربانی پیش کریں گے۔ اب جو لوگ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس کے امام کے ذریعہ سے یہ عہد کر کے اُسے پورا نہیں کرتے وہ ایک بہت بڑے گناہ کا بوجھ اپنی گردنوں پر اٹھاتے ہیں۔ اگر بعض لوگ اپنی آمدنی کم ظاہر کرتے ہیں تو ان کا وصیت کرنا کوئی معنی نہیں رکھتا۔ عموماً تاجر پیشہ احباب کے لئے اس بارہ میں زیادہ خطرہ درپیش ہو سکتا ہے کہ کہیں وہ متاعِ دنیا سے محبت کرتے ہوئے اس معاملہ میں وسوسۂ شیطانی کا شکار نہ ہو جائیں کیونکہ ان کی آمد مخفی اور مستور ہوتی ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَآءِ وَاللّٰهُ يَعِدُكُمْ مَّغْفِرَةً مِّنْهُ وَفَضْلًا وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ۔ (البقرہ ۲۶۹)

کہ شیطان تم کو محتاجی سے ڈراتا ہے اور تمہیں برائیوں کی تحریک کرتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اپنی طرف سے ایک بڑی بخشش اور بڑے فضل کا تم سے وعدہ کرتا ہے۔ اور وسعت دینے والا اور خوب جاننے والا ہے۔

اگر کوئی موصی واقعی $\frac{1}{10}$ حصہ اموال و آمدن کی قربانی اپنے اوپر بوجھل پاتا ہے تو اس کا فرض ہے کہ وہ اپنی وصیت منسوخ کرالے ورنہ وہ خدا تعالیٰ سے کئے ہوئے عہد کی خلاف ورزی کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

وَكَانَ عَهْدُ اللّٰهِ مَسْئُوْلًا

(الاحزاب ۱۶)

کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ باندھے ہوئے عہد کے متعلق خاص طور پر باز پرس کی جائے گی کہ اُسے پورا کیا گیا کہ نہیں۔

وصیت منسوخ کرانے کی صورت میں کم از کم اسے وعدہ خلافی کا گناہ تو نہ ہوگا اور شاید اس نیک نیتی کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ اس کی اس کمی کو پورا ہی فرما دے اور توفیق شاملِ حال کر دے۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ہم ان باریک بد دیانتیوں۔ خیانتوں یا حرامخوریوں سے کیسے بچ سکتے ہیں جبکہ دنیا میں یہ باتیں اس قدر عام ہو چکی ہیں کہ اب احساس تک بھی نہیں ہوتا کہ ہم باریک بد دیانتی و وعدہ خلافی کے مرتکب ہو رہے ہیں اور مالِ حرام کھا رہے ہیں۔ اور اس طریق سے جو روپیہ پیسہ ہم حاصل کریں گے وہ ہماری رگوں میں بجائے خونِ حلال کے حرام کا خون پیدا کرے گا اور اس کے نتیجہ میں اعمالِ صالحہ کی توفیق ہم سے چھن جائے گی۔ کیونکہ اعمالِ صالحہ کی توفیق۔ رزقِ حلال کھانے والوں کو ہی ملتی ہے جیسے کہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں انبیاء اور پھر ان کے ذریعہ سے ان کی امتوں کو مخاطب کر کے فرماتا ہے:۔

يٰٓاَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا۔

(المومنون ۵۲)

یعنی اے رسولو۔ پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور نیک اعمال بجا لاؤ۔

اس سے صاف ظاہر ہے کہ نیک اور پاکیزہ اعمال کا تعلق حلال۔ طیّب اور پاکیزہ غذاؤں سے ہے۔ اور ظاہر ہے کہ مالِ حرام کے ذریعہ سے حاصل کردہ غذا پاکیزہ اور طیّب نہیں کہلا سکتی۔

اس سلسلہ میں یاد رکھنا چاہیئے کہ سب سے پہلے ہمیں اس امر کے متعلق اپنے اندر ایک سچا عزم اور ارادہ پیدا کرنا چاہیئے کہ ہم نے مالِ حرام۔ جس میں ناپاکی کی تھوڑی سی ملاوٹ بھی ہو گی نہیں لینا۔ اور اس عزم کو برقرار رکھنے کے لئے اپنا محاسبہ کرنا چاہیئے اور روزانہ کسی وقتِ مقررہ میں اِس امر پر غور کرنا چاہیئے کہ جو مال آج ہمیں ملا ہے اس میں کہیں کوئی ناجائز حصہ تو نہیں۔

اسکے بعد ہم اس سلسلے میں اللہ تعالیٰ سے دعا کریں۔ کیونکہ پہلے بندہ عبودیت کے اعمال بجالانے کا عزم کرتا ہے اور بعد میں اللہ تعالیٰ سے اس عزم پر عمل پیرا ہونے کی توفیق مانگتا ہے۔ چنانچہ سورۃ فاتحہ میں ہمیں یہی طریق سکھلایا گیا ہے۔ چنانچہ ہم کہتے ہیں:

اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔

کہ ہم تیری عبودیت بجالانے کا عزم کرتے ہیں لیکن یہ اتنا زبردست بارِ گراں ہے کہ بجز تیری خاص مدد کے ہم اِسے پورا نہیں کر سکتے لہٰذا ہم تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اِس بارہ میں ہمیں ایک دُعا بھی سکھلائی ہے اور وہ یہ ہے کہ

اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِيْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ

یعنی اے خدا تُو اپنے حلال رزق کے ذریعہ سے ہمیں رزقِ حرام سے بچا اور اپنے سوا ہر دوسرے وجود سے ہمیں بے نیاز اور غنی کر دے (اور اگر دوسرے وجودوں سے بھی ہمارے تعلّقات ہوں تو وہ تیرے ذریعہ اور واسطہ سے ہوں اور تیرے احکام کے مطابق ہوں۔

آخر میں آیئے! ہم سب اِس دعا میں شامل ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں روحانی بصیرت عطا فرمائے تا ہم شیطان کے قدموں کو فوراً پہچان لیا کریں اور تقویٰ کی باریک راہوں پر گامزن ہوں تا اللہ تعالیٰ کا بھی ہمارے ساتھ وہی سلوک ہو جو حقیقی متقیوں سے ہوتا ہے۔ اور حسبِ ارشادِ ربّانی کہ

وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُتَّقِيْنَ

(الجاثیۃ ۲۰)

اللہ تعالیٰ ہمارا دوست۔ مددگار اور کارساز ہو جائے۔ ناجائز آمد۔ ناجائز غذا کا کوئی حصّہ بھی ہمارے نزدیک نہ آسکے اور طیّب غذا کے ذریعہ ہم صالح اور طیّب اعمال بجالائیں اور رضوانِ یار کے تاج سے اپنے آقا سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرح مزیّن کئے جائیں جیسے کہ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں ؎

مجھ کو کیا ملکوں سے میرا ملک ہے سب سے جُدا
مجھ کو کیا تاجوں سے میرا تاج ہے رضوانِ یار

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

"طلب حق کے لئے دو چیزوں کی ضرورت ہے۔ اوّل عقلِ سلیم چاہیئے... دوم قبولِ حق کیلئے جرأت رکھتا ہو!"

(حضرت مسیح موعودؑ)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

قناعت غیر فانی خزانہ ہے

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث ہے:-
عن جابر رضی اللہ عنہ قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم القناعۃ کنز لا یفنیٰ
(البیہقی)

ترجمہ:- حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قناعت غیر فانی یعنی نہ ختم ہونیوالا خزانہ ہے۔

قناعت کے معنے یہ ہیں کہ جو رزق کسی کو دیا گیا ہے اس پر راضی ہو کر گزارہ کرنا اور بے جا اسراف۔ لغو اور ظاہری تعلقات سے بچنا۔ اور دوسرے کی ثروت کو طمع اور حسد کی نگاہ سے نہ دیکھنا اور لسانی و قلبی طور پر اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہونا۔

زمانہ کے حالات بدلتے رہتے ہیں امیر فقیر اور محتاج ہو جاتے ہیں اور وہ اشخاص جو نان شبینہ کے لئے ٹھوکریں کھاتے ہیں، وہ نیرنگئ زمانہ سے ثروت اور دولت میں کھیلتے ہیں۔ تاریخ عالم میں اس قسم کے واقعات کثرت سے ملتے ہیں۔ جو لوگ اپنی زندگی میں قناعت اور کفایت شعاری کو ملحوظ رکھتے ہیں اور اس پر دوام اختیار کرتے ہیں۔ اور دوسروں کے واقعات سے عبرت حاصل کرتے ہیں وہ اخراجات میں اعتدال کو اختیار کر کے مسرت اور شادمانی کی زندگی گزارتے ہیں اور اگر اس خوبی کو وہ اپنی اولاد میں رائج کر دیں تو ایسا خاندان ہمیشہ خوشحال اور معزز رہتا ہے اور دوسروں کے دستِ نگر نہیں ہوتا۔ قناعت کی خوبی بہت سی ذہنی کوفتوں اور پریشانیوں سے محفوظ رکھتی ہے اور انسان ہر قسم کے اور بالخصوص مالی ہموم و غموم سے بچ جاتا ہے اس کے بالمقابل اسراف ذلت اور نکبت کا پیش خیمہ ہؤا کرتا ہے۔ بعض اوقات دیکھا دیکھی انسان اسراف کرنا شروع کر دیتا ہے اور قرض پر نوبت آ جاتی ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم قرض کو انتہائی ناپسند فرمایا کرتے اور اس سے بچنے کی تلقین فرمایا کرتے تھے بلکہ آپ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ فانہ ھم باللیل و مذلۃ بالنھار یعنی قرض رات کو غم ہے اور دن کو ذلت ہے۔ رات کو قرض کے بوجھ سے نیند نہیں آتی اور دن کے وقت لوگوں کے طعنے اور دروازہ پر ان کی دستک اس کے لئے ذلت کا پیش خیمہ ہوتی ہے۔

آنحضرتؐ کا یہ ارشاد مبارک ہر مسلمان کو تکلفات۔ ماحول کی لغو رسوم اور مغربی تقلید سے بچنے کی تلقین کرتا ہے۔ حضور نے قناعت اور اعتدال کے اختیار کرنے کو کامیاب زندگی قرار دیا ہے۔ قناعت اختیار کر کے ہم اپنے اقتصادی اور معاشی حالات کو بہتر بنا سکتے ہیں۔ آجکل حکومتیں عوام کو قناعت کے لئے ترغیب و تحریص لانے کے لئے پراپیگنڈا کے جملہ وسائل اختیار کرتی ہیں مگر ہمارے مہربان آقا نے آج سے ۱۴۰۰ سال پہلے فرمایا کہ اے مسلمانو! قناعت غیر فانی خزانہ ہے کیسے ہی دلربا اور پیارے الفاظ ہیں جن میں گویا دریا کو کوزہ میں بند کر دیا ہے۔ صلے اللہ علیہ وسلم۔

(شیخ نور احمد منیر - ربوہ)

ایک سوال کا جواب

(مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب مفتی سلسلہ)

ایک صاحب نے ایک سوال دریافت کیا ہے لیکن اپنا پورا پتہ نہیں لکھا اس لئے جواب الفضل میں شائع کیا جاتا ہے۔

الجواب۔ نامبردہ اشخاص کیا کرینگے۔ یہ تو وہ جانیں یا ان کا خدا لیکن جہاں تک مسئلہ کا تعلق ہے وہ یہ ہے کہ کسی کو گود لے لینے یا اپنا بیٹا یعنی متبنّیٰ بنا لینے سے اسکو اور حقیقی بیٹے کے سے حقوق حاصل نہیں ہو سکتے۔ یوں پیار سے اگر کسی چھوٹی عمر کے بچے کو بیٹا کہدیا جائے تو یہ اور بات ہے۔ اس میں کوئی حرج نہیں۔ لیکن اس سے کوئی شرعی حق حاصل نہیں ہوتا۔

۲- یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کوئی کسی گود مالک کے نام اپنی ساری جائیداد یا اس کا کوئی حصہ ہبہ کر دے۔ یا اس کے حق میں جائیداد کے ⅓ تک کی وصیت کر جائے۔ یہ شرعاً جائز ہے۔

(خاکسار ملک سیف الرحمٰن مفتی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

صبر بھی ایک عبادت ہے۔

خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ صبر والوں کو وہ بدلے ملیں گے جس کا کوئی حساب نہیں"۔

(حضرت مسیح موعودؑ)

احمدیہ ہوسٹل کے ابتدائی دور کے مخلص طلباء

جنہیں خدمتِ سلسلہ کی خاص توفیق ملی

(مکرم چوہدری محمد حسین صاحب)

کُونُوا مَعَ الصَّالِحِینَ، کُونُوا مَعَ الصَّادِقِینَ کی اہم قرآنی ہدایت کے ماتحت حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کی بنیاد اس بنا پر رکھی تا ہمارے نوجوان دنیاوی تعلیم کے ساتھ دینی تعلیم سے بھی بہرہ ور ہوں۔ اور زمانہ کے لادینی اثرات سے بچتے رہیں۔ جب وہ نوجوان ہائی سکول سے فارغ ہوئے تو اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لئے لاہور کا رُخ کیا۔ اور بورڈنگ ہوسٹلوں میں رہائش کرنے لگے تو بھی وہی مسموم فضا موجود تھی۔ تب ہمارے اولوالعزم خلیفہ حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد اطال اللہ عمرہٗ کی دُور رس نظر نے فیصلہ فرمایا۔ کہ لاہور میں احمدیہ ہوسٹل کھولا جائے۔ اور احمدی طلباء کو اچھے ماحول میں رہنے کا موقعہ دیا جائے چنانچہ دیال سنگھ کالج کے سامنے ایک کوٹھی کرایہ پر لی گئی۔ اور حضرت مولوی عبدالرحیم صاحب دردؔ (مرحوم) کو جو اس وقت ایم اے کے طالب علم تھے پہلا سپرنٹنڈنٹ بنایا گیا۔ ان کے بعد ملک نواب دین صاحب (مرحوم) برادر اکبر ملک غلام فرید صاحب کو موقعہ دیا گیا۔ ازاں بعد بندہ کو جو اسلامیہ کالج کا طالب علم تھا حضرت اقدس کی منظوری سے سپرنٹنڈنٹی کا کام سپرد کیا گیا۔

قادیان سے آئے ہوئے لڑکے نیکی اور تقویٰ کا پیکر تھے۔ ان کا کوئی فعل ناجائز نہ تھا۔ جسے دیکھ کر مجھے بے انتہا خوشی ہوتی تھی۔

صحبت کا اثر ضرور ہوتا ہے۔ ہم سب باجماعت نمازیں ادا کرتے تھے۔ کلام پاک کی تلاوت کرتے تھے۔ سلسلہ کا لٹریچر ہماری غذا کا ایک حصہ تھا۔ ایک دوسرے کی مدد ہم اپنا فرض سمجھتے تھے۔ قادیان سے بزرگ آ کر ہم سے ملتے۔ ہماری عادات اور سکنات پر ان کی نظر ہوتی۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بوجہ علالت ایک دو دفعہ ہمارے ہوسٹل میں ہی ٹھہرے اور ہم کو خدمت کی سعادت بخشی۔ اس دوران قادیان کی متعدد بزرگ ہستیاں حضور کی عیادت کے لئے تشریف لائیں اور ہمیں قیمتی نصائح سے سرفراز فرماتی رہیں گویا ہوسٹل کے طلباء کی اخلاقی حالت کو بہتر سے بہتر بنانے کے مواقع میسر تھے۔ مجھے یاد ہے کہ میں نے ہر بورڈر سے چار آنے ماہوار چندہ عام بھی لینا شروع کر دیا تھا۔ تاکہ انفاق فی سبیل اللہ کی عادت پڑ جائے۔ ماہوار اجلاس میں اسلامی اخلاقی مضامین بیان ہوتے تھے۔

میں خوشی سے اس امر کا اظہار کروں گا۔ کہ اس وقت کے احمدیہ ہوسٹل کے ساکنین اپنی بعد کی زندگیوں میں سلسلہ عالیہ کے بہترین خدمتگزار ثابت ہوئے۔ وقت آنے پر اکثر امرائے جماعتہائے احمدیہ بنائے گئے۔ چنانچہ اس وقت بھی ان میں سے بعض جماعت احمدیہ کے اعلیٰ عہدوں پر متمکن ہیں۔ الحمد للہ

طوالت کے ڈر سے میں کسی ایک کی زندگی کے حالات قلمبند کرنے سے قاصر ہوں۔ صرف چند ایک اسمائے گرامی درج ذیل کر دیتا ہوں۔

(۱) مولوی عبدالرحیم صاحب دردؔ مرحوم
(۲) ملک نواب الدین صاحب "
(۳) ڈاکٹر بدر الدین احمد صاحب "
(۴) نوابزادہ عبداللہ خاں صاحب "
(۵) شیخ یوسف علی صاحب "
(۶) حافظ سید عزیز اللہ شاہ صاحب "
(۷) " " محمود اللہ شاہ صاحب "
(۸) اخوند عبدالقادر صاحب مرحوم سابق وائس پرنسپل ٹی۔آئی کالج۔ ربوہ
(۹) ڈاکٹر سردار علی صاحب مرحوم
(۱۰) قاضی محمد شفیق صاحب وکیل مردان
(۱۱) ملک غلام فرید صاحب
(۱۲) چوہدری فضل احمد صاحب نائب ناظر تعلیم
(۱۳) شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ لائل پور
(۱۴) مرزا عبدالحق صاحب صدر نگران بورڈ
(۱۵) خاکسار چوہدری محمد حسین سابق امیر ضلع ملتان
(۱۶) میاں عطاء اللہ صاحب سابق امیر راولپنڈی
(۱۷) شیخ احمد دین صاحب سابق امیر سندھ
(۱۸) کرنل ڈاکٹر عطاء اللہ صاحب
(۱۹) چوہدری علی اکبر صاحب قائم مقام ناظر تعلیم
(۲۰) ڈاکٹر خلیفہ تقی الدین صاحب
(۲۱) میجر ڈاکٹر شاہ نواز صاحب
(۲۲) ڈاکٹر غلام قادر صاحب لائل پور
(۲۳) صوفی محمد ابراہیم صاحب سابق ہیڈ ماسٹر ٹی آئی ہائی سکول۔ ربوہ
(۲۴) نوابزادہ عبدالرحیم خاں صاحب

دوست خود اندازہ فرمالیں۔ لیکن یہ ضرور کہونگا کہ صحبت صالحین جادو کا اثر رکھتی ہے۔ سچ کہا گیا ہے۔ کہ صحبت صالح ترا صالح کند۔ جو کونوا مع الصالحین کا ترجمہ ہے۔ پس میں درخواست کرونگا کہ لاہور میں تعلیم حاصل کرنے والے طلباء احمدیہ ہوسٹل میں رہائش رکھکر اپنی اپنی روحانیت کو بلند سے بلند کرنے والے بنیں۔

(خاکسار محمد حسین عفی عنہ سابق سپرنٹنڈنٹ احمدیہ ہوسٹل لاہور سابق امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع ملتان و سابق سیکرٹری تعلیم وتربیت جماعت احمدیہ لندن)

مجالس خدام الاحمدیہ کی مساعی

ذیل میں بعض مجالس خدام الاحمدیہ کی خصوصی مساعی کا خلاصہ احباب جماعت کے افادہ کے لئے پیش خدمت ہے :-

۱۔ رائے ونڈ ضلع لاہور

خدام الاحمدیہ ضلع لاہور کی پندرھویں دو روزہ تربیتی کلاس رائے ونڈ میں ۱۰ اگست کو منعقد ہوئی۔ اس میں رائے ونڈ، کماس، لدھیکے نیویں، رکھ شیخ کوٹ، موہلنوال، پتوکی، قصور، مغلپورہ، باٹاپور، [illegible] ہانڈو گوجر کے کل ۱۶۰ خدام نے شرکت کی۔ افتتاح صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب نے فرمایا۔ [illegible] کے دوران محترم چوہدری شبیر احمد صاحب، مکرم مرزا محمد سلیم صاحب اختر اور مکرم عبد الغفار [illegible] نے تقاریر کیں۔ کلاس کے دوسرے روز خدام نے ۶۰۰۰ کی تعداد میں لٹریچر تقسیم کیا۔ اور ۱۵۰۰۰ افراد [illegible] پیغام حق پہنچایا۔ اختتامی اجلاس محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نائب صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی صدارت میں منعقد ہوا۔ مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر تقریر کی۔ اس کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے خدام کو نہایت مفید نصائح سے نوازا۔ آخر میں اجتماعی دعا کی گئی اور کلاس کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔

۲۔ لائل پور

خدام الاحمدیہ لائل پور نے یوم آزادی کی تقریب پر ایک پکنک کا اہتمام کیا۔ اس پروگرام میں ۱۰۷ خدام نے شرکت کی۔ انصار احباب اور اطفال نے بھی کثیر تعداد میں شرکت کی۔ پکنک کا سارا پروگرام بڑا دلچسپ اور مفید رہا۔ آخر میں ایک مختصر سا اجلاس بھی کیا گیا۔

۳۔ خدام الاحمدیہ ضلع لاہور

ضلع لاہور میں سال رواں میں خدا تعالیٰ کے فضل سے اب تک تین مقامات پر پبلک جلسوں کا اہتمام کیا جا چکا ہے۔ یہ جلسے شاہدرہ۔ ہانڈو گوجرا اور رائے ونڈ میں منعقد ہوئے۔ ان تینوں جلسوں کی صدارت محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے فرمائی۔ آپ نے ان اجلاسوں میں بڑے موثر رنگ میں خطاب فرمایا۔ [illegible] لوگوں سے احمدیت پر سنجیدگی سے غور کرنے کی درخواست کی۔ آپ کے علاوہ مکرم مولانا غلام باری صاحب سیف نے بھی اپنی تقاریر میں صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو از روئے قرآن بڑے مدلل رنگ میں واضح فرمایا۔ یہ اجلاس بہت کامیاب رہے۔ لاؤڈ سپیکر کا انتظام تھا اور غیر از جماعت احباب نے بھی کثیر تعداد میں اجلاسوں کی کارروائی کو سنا۔

۴۔ خدام الاحمدیہ ضلع ملتان

جامعہ احمدیہ کے دو طلباء مکرم عبد الباری صاحب قیوم اور مکرم یوسف عثمان صاحب نے مرکزی نمائندگان کی حیثیت سے ۲۷ اگست سے یکم ستمبر تک ضلع ملتان کا دورہ کیا۔ آپ نے پیراں غائب، اسمٰعیل آباد، ملتان چھاؤنی [illegible] دھراں اور ملتان شہر میں جلسوں سے خطاب کیا۔ وفد نے مجالس کی کارکردگی کا جائزہ لینے کے بعد مناسب ہدایات بھی دیں۔ یہ دورہ اس لحاظ سے بڑا کامیاب رہا کہ ہر جگہ پر خدام نے بڑے شوق سے اجلاسوں میں شرکت کی اور تقاریر سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کی۔

۵۔ ڈلیوکے ضلع سیالکوٹ

مجالس خدام الاحمدیہ حلقہ ڈسکہ کی تربیتی کلاس ۱۲ اگست کو ڈلیوکے ضلع سیالکوٹ میں منعقد ہوئی۔ اس کا افتتاح محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے فرمایا۔ آپ نے پون گھنٹہ تک افتتاحی خطاب فرمایا اور خدام کو نہایت بیش قیمت نصائح سے نوازا۔ آپ کی آمد پر شاندار استقبال کیا گیا جس میں خدام اور احباب جماعت کے علاوہ متعدد غیر احمدی معززین علاقہ نے بھی شرکت کی۔ آپ کی افتتاحی تقریر کے وقت بھی غیر از جماعت احباب کی ایک کثیر تعداد موجود تھی۔ خطاب کے بعد آپ نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے ایک پُرسوز دعا کروائی جو نصف گھنٹہ تک جاری رہی۔ اسی روز رات کا اجلاس مکرم خواجہ حمید اسلم صاحب قائد ضلع سیالکوٹ کی صدارت میں شروع ہوا۔ جس میں مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف اور مکرم سید احمد علی صاحب مربی سلسلہ نے تقاریر کیں۔ اگلے روز صبح نماز فجر کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے ایک گھنٹہ تک قرآن مجید کا درس دیا۔

۶۔ شادیوال

مورخہ ۱۱ اگست کو شادیوال میں خدام کا ایک خصوصی اجلاس منعقد کیا گیا۔ صدارت جناب مولوی عمر الدین صاحب صدر جماعت نے کی۔ اس اجلاس میں مولوی گل محمد صاحب نے اس موضوع پر تقریر کی کہ "قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی"۔ اس کے بعد قائد صاحب نے ماہانہ رپورٹ سنائی۔ اور خدام سے تعاون کی اپیل کی۔ آخر میں صاحب صدر نے خدام کے کام کو سراہتے ہوئے مزید کوشش کرنے کی تلقین کی۔ دعا کے بعد اجلاس برخاست ہوا۔

۷۔ جھنگ صدر

مورخہ ۲۳ اگست کو خدام الاحمدیہ جھنگ صدر نے اجتماعی وقار عمل اور خدمت خلق کا دن منایا۔ ۱۵ خدام نے ایک نواحی بستی میں جاکر بارشوں سے متاثر ہونے والے مکانات کو ٹھیک کرنے میں اہل دیہہ سے تعاون کیا۔ ایک مکان سے بارش کا پانی نکالا۔ ایک گڑھے کو مٹی سے پُر کیا اور ایک مکان کے گرد بند بنایا گیا۔

۸۔ ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ

مورخہ ۳۰ اگست کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحتیابی اور درازیٔ عمر کے لئے اجتماعی دعا کی گئی۔ اس روز احباب جماعت نے روزہ بھی رکھا اور صبح نماز تہجد بھی سب نے باجماعت ادا کی۔ خدام نے بھی اس پروگرام میں شرکت کی۔

(مہتمم اشاعت خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

مجلس انصار اللہ ضلع حیدرآباد کے سالانہ اجتماع کی مختصر روئداد

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ احسان ہے کہ اس نے محض اپنے فضل و رحم سے ہمیں اس سال بھی سال ہائے ماسبق کی طرح توفیق عطا فرمائی کہ ہم مجلس انصار اللہ ضلع حیدرآباد کا سالانہ اجتماع منعقد کرنے میں کامیاب ہو گئے افسوس ہے کہ اس سال بوجہ دیگر مصروفیات صدر محترم خود بنفس نفیس اجتماع میں شرکت نہ فرما سکے تاہم آنجناب نے ازراہ ذرہ نوازی اپنے پیغام سے نوازا اور مرکز کی جانب سے جناب شیخ محبوب عالم صاحب خالد قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ کو شرکت کے لئے نامزد فرمایا۔ اس اجتماع میں خیرپور ڈویژن سے جناب ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب ناظم اعلیٰ خیرپور و حیدرآباد ڈویژن نے شرکت فرمائی اور اجتماع کو خطاب فرمایا۔ کراچی سے بھی کافی دوستوں نے شرکت فرمائی۔ اور جناب زعیم اعلیٰ چوہدری احمد مختار صاحب نے جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات پر ایک پر اثر تقریر فرمائی۔ مربیان سلسلہ میں سے مولوی غلام احمد صاحب فرخ۔ مبشر محمد عمر صاحب اور مولوی نذیر احمد صاحب ریحان نے تقاریر فرمائیں۔

تقریری مقابلہ میں اوّل۔ دوم و سوم آنے والوں کو کتب سلسلہ پر مشتمل انعامات تقسیم کئے گئے۔ یہ اجتماع اندرون احاطہ باجوہ ہاؤس منعقد کیا گیا تھا۔ جہاں پر مستورات کے لئے بھی پردہ کا انتظام تھا۔ حسب سابق مقام و طعام کا سارا انتظام مجلس مقامی نے باحسن وجوہ انجام دیا۔ اور باہر سے آنے والے مہمانوں کو ہر طرح آرام پہنچانے کی کوشش کی گئی۔ ۵ اور ۶ ستمبر کو یہ اجتماع تعلق باللہ کے ذرائع تلاش کرتے اجتماعی دعاؤں۔ باجماعت نمازوں اور درس قرآن کریم۔ اور درس حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ماحول میں انعقاد پذیر ہو کر ۶ ستمبر بروز اتوار حسب پروگرام بخیر و خوبی انجام پذیر ہوا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری مساعی کو قبول فرمائے۔ اور ہمیں بیش از بیش خدمات سلسلہ کی توفیق ارزانی فرمائے۔

(عبد الغفار زعیم مجلس انصار اللہ حیدرآباد)

رسالہ خالد کا خلافتِ ثانیہ نمبر

احباب کو علم ہو گیا ہوگا۔ کہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ اکتوبر ۶۴ء کے اوائل میں خالد کا خلافتِ ثانیہ نمبر شائع کر رہی ہے۔ اس رسالہ کی ضخامت ۲۰۰ صفحات کے قریب ہوگی۔ جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی پچاس سالہ خلافت کے دوران مختلف جہات سے ترقی اور آپ کے عظیم المرتبت کارناموں سے متعلق بزرگان سلسلہ کے نہایت ہی قیمتی مضامین شائع کئے جائیں گے۔ انشاء اللہ

چونکہ یہ خاص نمبر محدود تعداد میں چھپوایا جا رہا ہے۔ اس لئے جملہ قائدین مجالس، ایجنٹ صاحبان و احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ جلد از جلد مطلوبہ تعداد ریزرو کروا لیں۔ قیمت رسالہ ۲ روپے فی شمارہ۔ مستقل خریداروں کو ستمبر، اکتوبر ۶۴ء کے شمارہ کے طور پر یہ رسالہ بھجوایا جائے گا۔ ترسیل زر بنام مینیجر رسالہ خالد ربوہ۔

(مہتمم اشاعت خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لیے شائع کی جارہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر ضرور معہ تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲:- ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہو جانے پر دیئے جائیں گے۔

۳:- وصیت کی منظوری تک وصیت کنندہ اگر چاہے تو اس عرصہ میں چندہ عام ادا کرتا رہے مگر بہتر یہی ہے کہ وہ حصہ آمد ادا کرے کیونکہ وہ وصیت کی نیت کر چکا ہے۔

وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ کریں

(سیکرٹری مجلس کارپرداز - ربوہ)

مسل نمبر ۱۷۴۳۷ :- میں شمیم اختر زوجہ شیخ رشید احمد قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈسکہ ضلع سیالکوٹ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۶/۱۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں، میری جائداد منقولہ حق مہر بذمہ خاوند مبلغ پانچصد روپے ہے زیورات کانٹے دو انگوٹھی وزن ۱/۲ ۱ تولہ طلائی مالیت دو صد روپے کل جائداد مالیت -/۷۰۰ روپے ہے میں مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر کوئی اور جائداد زندگی میں پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز ربوہ کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ میرا گزارہ میرے خاوند کی آمدنی پر ہے میری ذاتی آمدنی اگر کبھی ہوئی تو جو بھی آمد ہوگی اس کا ۱/۱۰ حصہ تا زیست داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ الامۃ نشان انگوٹھا شمیم اختر زوجہ رشید احمد ڈسکہ۔ گواہ شد رشید احمد خاوند موصیہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ چوک گھنٹی گھر ڈسکہ۔ گواہ شد محمد ابراہیم انسپکٹر دفتر وصیت ربوہ حال ڈسکہ۔

مسل نمبر ۱۷۴۳۸

میں امۃ الکلثوم زوجہ میاں محمد سلیمان صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈسکہ شہر ڈاک خانہ خاص ضلع سیالکوٹ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۶/۱۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد منقولہ حق مہر بذمہ خاوند مبلغ ایک ہزار روپیہ ہے زیور کوئی نہیں ہے میں مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ وصیت کرتی ہوں۔ اگر کوئی اور جائداد زندگی میں پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز ربوہ کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد جو جائداد میرا ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ میرا گزارہ میرے خاوند کی آمدنی پر ہے اگر کوئی آمد آئندہ ہوئی تو تازیست جو بھی آمد ہوگی اس کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ الامۃ امۃ الکلثوم زوجہ محمد سلیمان گواہ شد محمد سلیمان صراف ڈسکہ خاوند موصیہ۔ گواہ شد محمد ابراہیم انسپکٹر وصایا ربوہ ولد چوہدری کرم الدین صاحب حال ڈسکہ ضلع سیالکوٹ ۶/۶/۱۱

مسل نمبر ۱۷۴۳۹

میں محمد شریف ولد چوہدری برکت علی صاحب قوم گوجر پیشہ کاشتکاری عمر ۲۳ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۹ء ساکن ملیانوالہ ڈاک خانہ خاص ضلع سیالکوٹ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۶/۱۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد غیر منقولہ اراضی چاہی واقعہ ملیانوالہ جنڈوساہی زرخرید قطعی بعد رقبہ ۱/۲ ۴ گھماؤں تفصیل ذیل چار گھماؤں ملیانوالہ اور چار کنال جنڈوساہی جس کی موجودہ مالیت -/۶۰۰۰ روپے ہے رہائشی مکان خام رقبہ دس مرلے واقعہ موضع ملیانوالہ موجودہ مالیت -/۱۰۰۰ ایک ہزار روپے اور ٹیوب ویل واقعہ موضع ملیانوالہ میں مشترکہ جس میں میرا حصہ ۱/۴ ہے اور مالیت میرے حصہ کی پندرہ صد روپے مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر کوئی اور جائداد زندگی میں پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی اور اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا نیز میرے مرنے کے بعد جو میرا ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ میرا گزارہ سالانہ مذکورہ بالا زرعی زمین کی آمدنی پر ہے جو اندازاً سالانہ پانچصد روپے ہوتی ہے میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ العبد۔ محمد شریف بقلم خود۔ گواہ شد محمد ابراہیم عابد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ڈسکہ۔ گواہ شد محمد ابراہیم انسپکٹر دفتر وصیت ربوہ حال ڈسکہ ضلع سیالکوٹ۔

مسل نمبر ۱۷۴۴۰

میں محمد شاہ ولد سید جیون شاہ صاحب قوم سید پیشہ ملازمت عمر ۵۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ربوہ ڈاک خانہ خاص ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج ۶۴/۶/۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے میرا گزارہ میری ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت بصورت ملازم مبلغ -/۱۵۰ روپے ہے میں اپنی ماہوار آمد جو بھی ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا بوقت وفات میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد محمد شاہ ولد سید جیون شاہ صاحب کارکن دفتر تعمیرات ربوہ ۶۴/۶/۵

گواہ شد۔ محمد الدین سیکرٹری وصایا محلہ دار الصدر شرقی ربوہ ضلع جھنگ۔

گواہ شد۔ رمضان علی صدر حلقہ دار الصدر شرقی ربوہ ضلع جھنگ ۶۴/۶/۵

دفتر الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں (مینیجر)

پاکستان ویسٹرن ریلوے ٹنڈر نوٹس

چیف کنٹرولر آف پرچیزر پی ڈبلیو ریلوے ایمپریس روڈ لاہور کو مندرجہ ذیل ٹنڈروں کے سلسلے میں کوٹیشنیں مطلوب ہیں،

نمبر شمار	ٹنڈر نمبر سامان کی مختصر نوعیت اور مقدار	ٹنڈر فارم کی قیمت جس میں ڈاک اور پیکنگ کا خرچ بھی شامل ہے (ناقابل واپسی)	ڈرائنگ / سپیسی فیکیشن اگر کوئی ہو بصورت بذریعہ درخواست بقیمت مندرجہ ذیل دفتر چیف کنٹرولر آف پرچیزر پی ڈبلیو آر ہیڈ کوارٹر آفس ایمپریس روڈ لاہور سے مل سکتی ہے۔	تاریخ فروخت	وصولی کی تاریخ اور وقت	کھلنے کی تاریخ اور وقت
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
۱	P 8 /184/D 1-64 (۱) ململ کا کپڑا خاکی = ۱۰۲۳۰۰ گز (۲) مچھر دانی کا سوتی کپڑا جالی دار = ۱۵۱۰۱ گز (۳) جھاڑن سوتی ہیمڈ (HEMMED) = ۵۰،۰۰۰ عدد	-/۱۵ روپے	×	۶۴/۹/۲۹ تا ۶۴/۱۰/۲۲	۶۴/۱۰/۲۴ ۸ بجے صبح	۶۴/۱۰/۲۴ ۹ بجے صبح
۲	P 6/440/D7/64 آئل انجن اور بجلی کے موٹر سے چلنے والے ڈی ڈبلیو ٹی پمپنگ پلانٹ = ۹ سیٹ	-/۱۵ روپے	-/۹ روپے	۶۴/۹/۲۶ تا ۶۴/۱۰/۲۶	۶۴/۱۰/۲۸ ۸ بجے صبح	۶۴/۱۰/۲۸ ۹ بجے صبح
۳	P7/243/1-64 ایلومینیم کی چادریں ۱۲ فٹ × ۴ فٹ × ۱/۱۶ انچ دبیز = ۸۲ چادریں	-/۱۰ روپے	×	۶۴/۹/۲۹ تا ۶۴/۱۰/۲۸	۶۴/۱۰/۲۹ ۸ بجے صبح	۶۴/۱۰/۲۹ ۹ بجے صبح
۴	P/C/353/2-63 یونیورسل کپلنگ دو انچ والے SOCO 7 اور والو رننگ سٹاک دو انچ ہوز پائپ	-/۲۵ روپے	-/۲ روپے	۶۴/۹/۲۶ تا ۶۴/۱۰/۳۱	۶۴/۱۱/۲ ۸ بجے صبح	۶۴/۱۱/۲ ۹ بجے صبح

۲ - ٹنڈر فارم (ناقابل منتقلی) دستخط کنندہ ذیل کے دفتر سے نیز دفتر ڈسٹرکٹ کنٹرولر آف سٹورز (انسپکشن) پی ڈبلیو ریلوے کراچی چھاؤنی سے ایام جمعہ کے سوا تمام کام کے دنوں میں صبح ۸ بجے اور ۱۲ بجے دوپہر کے درمیان مندرجہ بالا قیمت نقد ادا کر کے یا بذریعہ منی آرڈر بھیج کر حاصل کئے جا سکتے ہیں پوسٹل آرڈر۔ چیک بک، ڈرافٹ۔ گارنٹی بانڈ۔ بنک ڈیپازٹ رسید یا ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹ مذکورہ ٹنڈر فارموں کی قیمت کے طور پر قبول نہیں کئے جائیں گے۔

پیش کشیں صرف انہی ٹنڈر فارموں پر قبول کی جائیں گی

ٹنڈران ٹنڈر دہندگان کی موجودگی میں کھولے جائیں گے جو حاضر ہونا چاہیں گے۔

۳ - کوئی ٹنڈر یا اس سے متعلقہ استفسار یا رقم دستخط کنندہ کو اس کے نام پر نہ بھیجیں۔

اے حمید پی آر ایس
چیف کنٹرولر آف پرچیزر

"ہماری بعض قدرتی تمنائیں عملاً محمدؐ کے وجود میں پایۂ تکمیل کو پہنچتی ہیں"

"اے کاش ہم بھی اپنے معاشرہ کی اسی طرح اصلاح کر سکیں جس طرح نبی اسلامؐ نے اپنے معاشرہ کی اصلاح کر دکھائی"

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں برطانوی پادری مسٹر ڈیوڈ براؤن کا خراجِ عقیدت

جماعت احمدیہ کی عظیم الشان تبلیغی مساعی کے نتیجہ میں مغرب کے عیسائی ممالک کے اندر رفتہ رفتہ جو روحانی انقلاب رونما ہو رہا ہے اس کا ایک خاص پہلو یہ بھی ہے کہ وہاں عیسائیت سے بیزاری کے ساتھ ساتھ اسلام میں لوگوں کی دلچسپی دن بدن بڑھتی جا رہی ہے حتیٰ کہ خود عیسائی پادری جو صدیوں سے اسلام کو بدنام کرنے میں ایڑی چوٹی کا زور لگاتے چلے آ رہے تھے اب اس کی صداقت کے اعتراف کی طرف مائل ہوتے جا رہے ہیں۔ چنانچہ ابھی پچھلے دنوں اسلام پر ایک عیسائی پادری کی کتاب شائع ہوئی ہے جس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور آپؐ کے لائے ہوئے دینِ حنیف کی صداقت کا کھلے دل سے اعتراف کیا گیا ہے یہ کتاب ایپسکوپل چرچ سوڈان کے ایک برطانوی پادری مسٹر ڈیوڈ براؤن بی اے، بی ڈی، ایم ٹی ایچ کی لکھی ہوئی ہے۔ اور اس کا نام ہے "نبیؐ اسلام کا بتایا ہوا راستہ" (The Way of the Prophet) اس میں وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو حضورؐ کے عظیم الشان کارناموں پر خراجِ عقیدت پیش کرتے ہوئے لکھتے ہیں :-

"گزشتہ تیرہ صدیوں میں اسلام کی روز افزوں باطنی قوت اس امر پر گواہ ہے کہ محمدؐ کی شخصیت تاریخ کی عظیم شخصیتوں میں سے ایک ہے یقیناً کوئی شخص بھی ایک ایسے انسان کی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتا جس نے مکہ کی گلیوں میں ایک عام واعظ کی حیثیت سے اپنے مشن کا آغاز کرنے کے بعد شدید مخالفتوں ایذا رسانیوں اور ناکامیوں پر فتح پائی اور پھر وقت آنے پر بڑی دلیری کے ساتھ مدینہ کی طرف ہجرت کی اور پھر وہاں بیٹھ کر دس سال کے قلیل عرصہ میں عرب کے ایک بڑے حصہ کو متحد کر دکھایا۔ اور اپنی مسلم جمعیت کو ایسی مستحکم بنیادوں پر استوار کیا کہ اس کی وفات کے بعد دس سال کے اندر اندر اس کے پیرو شام ایران اور مصر کی عظیم مملکتوں کے مالک بن گئے۔ یہ سکندر اور نپولین کی طرح محض ایک عسکری فتح نہ تھی بلکہ یہ کارنامہ تھا اُس نبی کا جو خدا کا نام لے کر کلام کرتا تھا اور اسی کا نام لے کر اپنا ہر قدم اٹھاتا تھا اور جس نے مکہ کے مغرور اور خود کفیل تاجروں اور صحرائے عرب کے مشرک بدوؤں کو یکساں طور پر عجز و انکسار خشیت الٰہی نیکی و پارسائی۔ تقویٰ و طہارت۔ صوم و صلوٰۃ اور صدقہ و خیرات کے اوصافِ حمیدہ سے متصف کر دکھایا تھا جب ہم ان امور پر غور کرتے ہیں تو بے اختیار ہمیں یوں محسوس ہونے لگتا ہے کہ ہماری ہمدردیاں محمدؐ کا ساتھ دینے پر مجبور ہیں اور عیسائیت پر محمدؐ کے حملوں سے قطع نظر ہمیں یہ احساس ہونے لگتا ہے کہ ہماری بعض قدرتی خواہشیں اور تمنائیں عملاً محمدؐ کے وجود میں پایۂ تکمیل کو پہنچتی ہیں۔ ہم میں سے بہت تھوڑے ہوں گے جن کے دل میں کبھی یہ خواہش پیدا نہ ہوئی ہو کہ ہم بھی اپنے معاشرہ کی اسی طرح کامیابی سے اصلاح کر سکیں۔ جس طرح محمدؐ نے شدید مخالفت کے باوجود کامیابی سے اپنے معاشرہ کی اصلاح کی اور کی بھی خدا کے نام پر۔ اگلے مسلمان یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ اسلام دینِ فطرت ہے یعنی ایک ایسا مذہب ہے جس کے حق ہونے پر انسانی فطرت گواہی دیتی ہے۔

اگر صلیب کا واقعہ نہ ہوا ہوتا تو ہمیں مذہب کی ابدی صداقت کے ایک عربی ایڈیشن کے طور پر اسلام کو تسلیم کر لینے میں کوئی پریشانی لاحق نہ ہوتی۔ لیکن ہمارے اعتقاد کے موجب کیلوری کی صلیب پر جو ماجرا گزرا اس کی وجہ سے ہمارا پریشان ہونا ایک قدرتی امر ہے ہم مسیح کے مانند نہیں ہیں بلکہ اس کی الوہیت پر ایمان رکھتے ہیں۔ جب ہم مسیح کے نقشِ قدم پر چلنے کی ناکام کوشش کرتے ہیں تو ہمیں احساس ہوتا ہے کہ محمدؐ کا راستہ مسیحؑ کے راستہ سے مختلف ہے اور یہ احساس ہمیں پریشانی میں مبتلا کر دیتا ہے۔"

(دی وے آف دی پرافٹ صفحہ ۶۸-۶۹)

آ رہا ہے اس طرف احرارِ یورپ کا مزاج
نبض پھر چلنے لگی مُردوں کی ناگہ زندہ وار

(حضرت مسیح موعودؑ)

بی اے سال دوم کے امتحان میں جامعہ نصرت کی طالبہ قانتہ شاہدہ یونیورسٹی بھر میں لڑکیوں میں اوّل آئیں

قبل ازیں بی اے سال دوم کے نتیجہ کا اعلان شائع کرتے وقت یہ اطلاع دی گئی تھی کہ جامعہ نصرت ربوہ کی طالبہ قانتہ شاہدہ (جو ۵۱۹ نمبر لے کر نمایاں امتیاز کے ساتھ پاس ہوئی ہیں) کی یونیورسٹی میں پانچویں پوزیشن ہے اب تک جو نتائج شائع ہوئے ہیں ان کی رو سے لڑکوں کو شامل کر کے یونیورسٹی میں نصرت ان کی پانچویں پوزیشن ہے بلکہ لڑکیوں میں وہ یونیورسٹی بھر میں اول آئی ہیں۔ چار طالب علموں کے نمبر تو ان سے زیادہ ہیں لیکن کسی طالبہ نے ان سے زیادہ نمبر حاصل نہیں کئے ہیں۔ نہ صرف قانتہ شاہدہ صاحبہ کے لئے بلکہ جامعہ نصرت کے لئے بھی یہ ایک نمایاں امتیاز ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اسے عطا فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ قانتہ شاہدہ صاحبہ کو یہ نمایاں کامیابی مبارک کرے اور اسے بیش از پیش ترقیات کا پیش خیمہ بنائے

یہ امر قابل ذکر ہے کہ گزشتہ سال بھی جامعہ نصرت کی طالبہ فیروزہ فائزہ نے ایف اے کے امتحان میں ثانوی بورڈ کی تمام طالبات سے زیادہ نمبر حاصل کر کے خصوصی امتیاز حاصل کیا تھا۔ جامعہ نصرت حضرت سیدہ ام متین صاحبہ مدظلہا کی زیر نگرانی کام کر رہا ہے اس کی یہ ترقیات آپ ہی کی خاص توجہ اور رہنمائی کی مرہونِ منت ہیں اللہ تعالیٰ جامعہ نصرت کو نہ صرف اپنی ترقی کی یہ رفتار برقرار رکھنے بلکہ پہلے سے کہیں بڑھ کر اعلیٰ سے اعلیٰ کامیابیاں حاصل کرنے کی توفیق عطا فرماتے۔ آمین (پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ)

فوری ادائیگی کی ضرورت

وقف جدید کے چندہ جات کی ادائیگی کی رفتار ناتسلی بخش اور باعث تشویش ہے، احباب جماعت سے مخلصانہ گزارش ہے کہ مہربانی فرما کر ادائیگی کی طرف توجہ دیں اسی طرح جو دوست بھولے ہوئے احباب اگر وعدوں کے ساتھ ادائیگی فرما سکیں تو بہت ہی کارِ ثواب ہوگا۔ اللہ تعالیٰ سب ایسے مخلصین کو اپنے حضور سے جزائے خیر دے۔ آمین (ناظم مال وقف جدید)

جماعت احمدیہ کراچی کی سبقت فی الخیرات

محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ناظم ارشاد وقف جدید

اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کراچی کے دو مخیر دوستوں کو یہ توفیق عطا فرمائی ہے کہ "ایک ہزار یا اس سے زائد" کی تحریک پر لبیک کہتے ہوئے انہوں نے اپنے وعدوں کو بڑھا کر ایک ایک ہزار روپے کر دیا ہے۔ جزاہما اللہ احسن الجزاء فی الدارین خیراً۔ یاد رہے اس سے کچھ عرصہ قبل کراچی کے ایک دوست نے مبلغ -/۱۲۰۰ روپے سالانہ کا وعدہ ارسال فرمایا تھا۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ ان سب مخلصین کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں اللہ تعالیٰ ان کے خلوص اور اموال میں برکت ڈالے اور خدمتِ دین کی لو ان کے دلوں میں لگا دے اور انہیں وہ لطیف احساسات عطا فرمائے جن کی بدولت انسان اپنی نیکیوں کے پھل سے اس دنیا میں ہی لذت یاب ہونا شروع کر دیتا ہے۔

سالانہ اجتماع انصار اللہ سے پہلے

مجالس انصار اللہ کے جملہ عہدیداران اس امر کو مدنظر رکھیں کہ سالانہ اجتماع سے پہلے ان کے ہر قسم کے بقایا جات وصول ہو کر مرکز میں پہنچ جانے چاہئیں۔ اس کے لئے ابھی سے کوشش شروع کر دی جائے اور کسی رکن کو بقایا دار نہ رہنے دیا جائے

(قائد مال انصار اللہ مرکزیہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴